ڈاکٹر اصغر حسن' حافظ آباد

اکیسویں صدی.........کتابِ زندگی کا نیا باب

وقت بدلتا ہے' دن ہفتے مہینے سال اور صدیاں بدلتی ہیں۔ بیسویں صدی ختم ہوئی چاہتی ہے اور یکم جنوری 2001ء سے اکیسویں صدی کا آغاز ہو گیا ہے۔ ماضی میں جو کچھ ہم اپنی اصلاح کے لئے کرتے رہے وہ ناکافی ہے اب نئی صدی میں ہمیں خود کو سنوارنے کا عہد کرنا ہے ہمیں جھوٹ' فریب' بد کلامی' چوری' ڈاکہ' بلیک میلنگ' خوردنی اشیاء میں ملاوٹ سمگلنگ اور منشیات جیسی تمام غیر اخلاقی عادات کو مکمل طور پر ختم کرنا ہے۔ ہمیں ایک دوسرے کی تضحیک سے بچنا ہے۔ بے شرمی اور بے حیائی سے باز رہنا ہے' ہر ایک کو عزت کی نگاہ سے دیکھنا ہے اور صحیح معنوں میں ایک مہذب قوم بننا ہے۔ ہمیں خود کو بھی سنوارنا ہے اور اپنی نئی نسل کو بھی۔

اگر ہمارا تعلق بزنس سے ہے تو ہمیں صاف ستھرے اسلامی طریقوں پر اپنا کاروبار چلانا ہے' اگر ہم ملازم ہیں تو ہمیں دیانتداری سے بغیر کسی رشوت کے اپنی ڈیوٹی دینا ہے۔ اگر ہم استاد ہیں تو اپنے شاگردوں کی صحیح رہنمائی کر کے انہیں مستقبل میں قوم کا معمار بنانا ہے۔ اگر ہم طالب علم ہیں تو ہمیں اپنے اساتذہ کا احترام کرنا ہے تاکہ مثالی طالب علم بن سکیں۔ ہمیں اپنے بچوں کو سچی محبت اور شفقت دینا ہے ہمیں اپنے والدین کی دل و جان سے خدمت کرنا ہے سادگی اور کفایت شعاری کے رستہ پر چلنا ہے تخریب سے پرہیز اور تعمیر سے لگاؤ پیدا کرنا ہے دشمنی کو ختم کر کے پیار و محبت اور دوستی سے رہنا ہے اپنے اندر اسلامی طریقوں پر چلنے کا شعور پیدا کر کے اور اپنے اذہان کو صاف ستھرا رکھ کر اللہ رب العزت کے حضور ہر وقت سر بسجود رہنا ہے۔

ہم غلط راستے اختیار کئے جا رہے ہیں۔ ہمیں اغیار کے تہوار منانے کا جنون آتا ہے تو پتنگ بازی جیسے فضول کھیل پر کروڑوں روپے ضائع کرتے ہیں۔ لیکن ہمیں اسلامی تہوار منانے کا ڈھنگ تک نہیں آتا شب برأت آتی ہے تو عبادت کی بجائے ساری رات آتش بازی اور غل غپاڑے میں گزار دیتے ہیں۔ ماہ رمضان آتا ہے تو اس کے تقدس کا خیال نہیں رکھتے عید آتی ہے تو عید کے دن جواء' شراب جیسی گندی محفلیں جماتے ہیں۔ ادھر موذن اذان دیتا ہے کہ آؤ نماز پڑھو' نماز کا وقت ہے ادھر ہم اسی لمحہ ٹی وی پر اناؤنسمنٹ کر رہے ہوتے ہیں کہ آؤ ڈرامہ دیکھو یہ وقت ڈرامہ دیکھنے کا ہے............ دراصل ہمارے

ساتھ "ڈرامہ" ہو رہا ہوتا ہے۔ اور ہمیں علم تک نہیں ہوتا .... ہم تعلیم یافتہ ہونے اور ادبی دنیا سے تعلق کے باوجود عید قربان کے موقع پر قربانی کے بکرے پر مزاحیہ نظمیں ڈرامے لکھ کر اسلامی تہوار اور قربانی کا جانور کا مذاق اڑاتے ہیں اور بہت خوش ہوتے ہیں کہ ہم عید منا رہے ہیں۔ ذرا غور کیجئے اور خود ہی بتائیے کہ ہماری کون سی کل سیدھی ہے۔

اسلامی تعلیم کو فضول سمجھنے والو! اسلامی مدارس سے منہ موڑنے والو! اور انگلش طرز تعلیم اور طرز زندگی سے رشتہ جوڑنے والو! جان لو اگر تم اپنی عادات اور اپنے اخلاق کو اسلامی طریقوں سے نہیں سنوارو گے اپنی بے ڈھنگی چالوں کو درست نہیں کرو گے تو تمہاری زندگی کی کتاب کا کوئی ورق بھی محفوظ نہیں رہے گا۔ زندگی کی کتاب بہت قیمتی ہے۔ اس پر بہترین اخلاق و عادات کا ڈسٹ کور (Dust Cover) چڑھا رکھو۔ یہ ڈسٹ کور جتنا صاف ستھرا اور مضبوط رہے گا ہماری زندگی کی کتاب اتنی ہی محفوظ اور خوبصورت رہے گی۔

آیئے! بیسویں صدی کے داغ دھبوں والے بدزیب اور پرانے ڈسٹ کور (Dust Cover) کو اتار کر اکیسویں صدی کا نیا خوبصورت اور مضبوط ڈسٹ کور چڑھالیں تاکہ کتاب کی گیٹ اپ پرکشش رہے اور غیر مسلم اقوام ہماری زندگی کی کتاب کا مطالعہ کرنے اور ہماری تقلید کرنے پر ہر وقت آمادہ رہیں۔

کٹے گی ظلمت کی شب صبح کے اجالے سے
یہ انتظار نظر کو مدام رہتا ہے

ویحل لهم الطیبات ویحرم علیهم الخبائث۔ (الایة)

اسلام کا نظام اکل و شرب
اور شریعت کا فلسفہ حلال و حرام

(جامع ترمذی کی کتاب الاطعمہ وکتاب الاشربۃ کے درسی افادات)

افادات

شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ

ضبط و ترتیب : مولانا مفتی مختار اللہ حقانی

زیر طبع

شائع کردہ : جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک پاکستان